پتنگ بازی کا فتنہ

۱۹؍فروری ۲۰۰۶ کو ایک اور تین سالہ بچی ماہ نور نے کٹی پتنگ کی تیز دھار ڈور گلے میں پھرنے سے ماں کی گود میں تڑپ تڑپ کر جان دے دی، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس سانحے کے بعد بھی ''زندہ دلان لاہور'' بو کاٹا کے نعرے لگاتے رہے اور بچی کے لواحقین سمیت دردِ دل رکھنے والوں کے شکستہ دلوں پر چھریاں چلتی رہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مصائب میں گھرے عوام کو ''سستی تفریح'' فراہم کرنے کا عزم رکھنے والے صاحبان اقتدار اپنے عزم کی پختگی کا ثبوت بہم پہنچانے کے لیے ایسے مزید کئی سانحوں کو جنم دیں گے، جب تک کہ خود ان میں سے کسی کے دل پر وہ سب کچھ نہ گزرے جو ایسے واقعات کے شکار ہونے والوں پر گزرتی ہے۔ ملک کی اعلیٰ ترین عدلیہ بھی اگر ''تفریح'' کے نام پر ہونے والی ہلاکتوں پر قابو پانے میں بے بس ہے تو اسے واشگاف الفاظ میں اپنی بے وقعتی کا اعتراف کر لینا چاہیے اور معاملہ عوام کے سپرد کر دینا چاہیے تاکہ وہ خود اپنی جان و مال کی حفاظت کا اہتمام کریں۔ دنیا کا کوئی بھی اخلاقی، قانونی، سیاسی یا تفریحی ضابطہ کسی کو کسی کی جان سے کھیلنے کی ''عارضی اجازت'' بھی ہرگز نہیں دیتا۔ اس وقت ملک کی اعلیٰ ترین عدلیہ کی خاموشی اور بے وقعتی یقیناً ایسی انارکی کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہے جس کے آگے کسی قسم کے قانونی و اخلاقی بند نہیں ٹھہر سکیں گے۔ اگر اس ملک کی عدلیہ کسی حد تک آزاد ہے تو اسے ازخود نوٹس لیتے ہوئے ایسے قاتل صاحبانِ اقتدار کے خلاف فوراً ایکشن لینا چاہیے جنھوں نے پتنگ بازی پر عائد پابندی کو تفریح کے نام پر ہوا میں اڑا دیا ہے۔

(پروفیسر میاں انعام الرحمٰن)